قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النور

(۵)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

تم نے دیکھا نہیں کہ جو زمین اور آسمانوں میں ہیں، سب اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور پرندے بھی، پروں کو پھیلائے ہوئے[۸۲]؟ ہر ایک نے اپنی نماز اور اپنی تسبیح خوب جان رکھی ہے۔ (تم نہیں

۸۲۔ یہ خدا کے آگے پرندوں کے افتراش کی تصویر ہے۔ انسان بصیرت کی نگاہ رکھتا ہو تو یہی سرافگندگی اور افتراش وہ ہر چیز کے ظاہر میں دیکھ سکتا ہے۔ قرآن نے بتایا ہے کہ اپنے باطن میں بھی زمین و آسمان کی ہر چیز اِسی طرح سر بہ سجود ہے اور اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کر رہی ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

”...یہ ساری چیزیں اپنی زبان حال سے انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ بھی اِس حمد و تسبیح میں اُن کے ساتھ شامل ہو اور اُنھی کی طرح صرف اپنے رب ہی کی بندگی کرے۔ اگر وہ اِس سے کوئی الگ راہ اختیار کرتا ہے تو گویا وہ ساری دنیا سے بالکل جدا راہ اختیار کرتا ہے اور ایک ایسی راگنی چھیڑتا ہے جو اِس کائنات کے مجموعی نغمے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ؕ

جانتے تو کیا ہوا، مگر) اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ زمین اور آسمانوں کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے[۸۳]۔ ۴۱-۴۲

تم[۸۴] نے دیکھا نہیں کہ اللہ بادلوں کو ہانک لاتا ہے، پھر اُن (کے الگ الگ ٹکڑوں) کو آپس میں ملاتا ہے، پھر اُن کو تہ بر تہ کر دیتا ہے؟ پھر تم دیکھتے ہو کہ اُس کے بیچ سے (تمھارے لیے رحمت کی) بارش نکلتی ہے اور (اِسی طرح جب وہ تنبیہ کا ارادہ کرتا ہے تو) آسمان سے — اُس کے اندر (اولوں) کے پہاڑوں سے[۸۵] — اولے برساتا ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے، اُنھیں گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے، اُنھیں ہٹا دیتا ہے[۸۶]۔ اُس کی بجلی کی چمک ہے کہ گویا نگاہوں کو اچکے لیے چلی جاتی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سے بالکل بے جوڑ ہے۔ اِس میں خدا کی راہ اختیار کرنے والوں کی ہمت افزائی بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو تنہا یا اقلیت میں نہ سمجھیں۔ اِس راہ کا مسافر کبھی تنہا نہیں ہوتا۔ یہ راہ قافلوں سے بھری ہوئی ہے۔ اِس میں ساری کائنات اُس کی ہم سفر ہے۔ اگر تھوڑے سے ناشکرے انسان اُس سے الگ ہوں تو اُن کی علیحدگی سے وہ کیوں بددل اور مایوس ہو، جب کہ خدا کے آسمان و زمین، اُس کے شمس و قمر، اُس کے دریا اور پہاڑ اور اُس کے سارے چرند و پرند ہر وقت اُس کے ہم رکاب ہیں؟'' (تدبر قرآن ۵/۴۱۹)

۸۳۔ یہ اِس بات کی دلیل بیان ہوئی ہے کہ کیوں ہر چیز اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے اور کیوں سب کو اُسی کی تسبیح و تحمید کرنی چاہیے؟

۸۴۔ اوپر فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے۔ یہاں سے آگے اب اِس کی دلیل بیان فرمائی ہے۔

۸۵۔ یعنی سردی سے جمے ہوئے بادلوں سے جنھیں اوپر سے دیکھیے تو بالکل پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں اور جب اولوں کی صورت میں برستے ہیں تو گویا پہاڑوں کے پہاڑ زمین پر آ گرتے ہیں۔

۸۶۔ یہ عذاب کی تمثیل ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۴﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنۡ مَّآءٍ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى بَطۡنِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ
يَّمۡشِىۡ عَلٰى رِجۡلَيۡنِ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰٓى اَرۡبَعٍ ؕ يَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۴۵﴾

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۶﴾

رات اور دن کا الٹ پھیر بھی اللہ ہی کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنکھ والوں کے لیے اِس میں بڑی عبرت کا سامان ہے[۸۷]۔ ۴۳-۴۴

ہر جان دار کو اللہ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے۔ پھر (تم دیکھتے ہو کہ) اِن میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے تو اِن میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور اِن میں سے کوئی چار پاؤں پر[۸۸]۔ اللہ جو چاہے، پیدا کر دیتا ہے۔ بے شک، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۴۵

ہم نے یہ کھول کر بتانے والی آیتیں نازل کر دی ہیں۔ (اِس لیے کہ لوگ سمجھیں۔ آگے) اللہ ہی جس کو چاہتا ہے، (اپنے قانون کے مطابق) سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔ ۴۶

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

”... اِس میں اشارہ سرما کے اُن بادلوں کی طرف ہے جو تند ہواؤں، شدید کڑک دمک اور اولوں کے ساتھ نمودار ہوتے اور اُن سے ایسی بے پناہ ژالہ باری ہوتی کہ بستیاں کی بستیاں اُن کے نیچے ڈھک جاتیں۔ گویا اُن کے اندر اولوں کے پہاڑ ہیں۔ قرآن نے عذاب الٰہی سے جن قوموں کی تباہی کا ذکر کیا ہے، اُن میں سے بعض قومیں اِسی آفت سے تباہ ہوئیں۔“ (تدبر قرآن ۵/ ۴۲۱)

۸۷۔ یعنی اِس بات کا سامان ہے کہ نگاہ، اگر چاہے تو اِس ظاہر کو عبور کر کے اُس کے اِس باطن تک پہنچ سکتی ہے کہ یہ کائنات ایک خداے حکیم و خبیر کی تخلیق ہے اور اِس کا نظم بھی تنہا وہی چلا رہا ہے۔ چنانچہ وہی حق دار ہے کہ انسان اُس کے سامنے سرنگوں رہے اور اُسی کی عبادت کرے۔

۸۸۔ یعنی ایسی عظیم قدرت و حکمت کا مالک ہے کہ ایک ہی پانی سے ہر نوع و جنس کے جان دار پیدا کر دیتا ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ
مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ

(یہ نہیں سمجھتے)، یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ پھر اِن میں سے ایک گروہ اِس کے بعد پھر جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ماننے والے نہیں ہیں۔ اِنھیں جب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ رسول اِن کے درمیان (اِن کے باہمی جھگڑوں کا) فیصلہ کر دے تو اِن میں سے ایک گروہ اُسی وقت پہلو تہی کر جاتا ہے[۸۹]۔ البتہ اگر حق اِن کو ملنے والا ہو تو رسول کے پاس بڑے فرماں بردار بن کر آجاتے ہیں۔ کیا اِن کے دلوں میں (منافقت کی) بیماری ہے یا ابھی شک میں پڑے ہوئے ہیں[۹۰] یا اِنھیں اندیشہ ہے کہ اللہ اور اُس کا رسول اِن کے ساتھ ظلم کریں گے؟ ہرگز نہیں، بلکہ یہ خود ہی ظالم ہیں[۹۱]۔ ایمان والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے کہ جب وہ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ رسول اُن کے درمیان فیصلہ کرے تو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مانا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (یاد رکھو)، جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں گے اور اللہ سے ڈریں گے اور اُس کے حدود کی پاس داری

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۸۹۔ یہ اُس نفاق اور عدم ایمان کی دلیل بیان فرمائی ہے جس کا ذکر پیچھے ہوا ہے۔

۹۰۔ یہ شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے اور اسلام کے مستقبل کے بارے میں بھی۔

۹۱۔ لفظ 'ظٰلِم' یہاں 'ظالم لنفسہ' کے معنی میں ہے، یعنی اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والے۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴿۵۲﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ط قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ج طَاعَةٌ
مَّعْرُوْفَةٌ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ط

کریں گے[92] تو وہی ہیں جو مراد کو پہنچیں گے۔ ۴۷-۵۲

(یہ منافقین وہ لوگ ہیں کہ) اِنھوں نے اللہ کی کڑی کڑی قسمیں کھائیں کہ اگر تم اِنھیں (جہاد کا) حکم دو گے تو یہ ضرور نکلیں گے۔ کہہ دو کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ تم سے دستور کے مطابق اطاعت چاہیے[93]۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اِن سے کہہ دو کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر رو گردانی کرو گے تو (یاد رکھو کہ) رسول پر وہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر وہی جو تم پر ڈالی گئی ہے[94]۔ تم اُس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۹۲۔ اصل میں لفظ 'يَتَّقْهِ' استعمال ہوا ہے۔ اِس کی صورت تخفیف کی وجہ سے کچھ بدل گئی ہے، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ عربی زبان میں اِس قسم کی تخفیف معروف ہے۔ اِس کے ساتھ لفظ 'خَشْيَة' استعمال کیا گیا ہے۔ یہ دونوں لفظ، یعنی 'خَشْيَة' اور 'تَقْوٰى' ایک ساتھ استعمال کیے جائیں تو اِن میں پہلا بالعموم باطن اور دوسرا ظاہر کے لیے خاص ہو جاتا ہے۔

۹۳۔ اصل الفاظ ہیں: 'طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ'۔ یہ خبر محذوف کا مبتدا بھی ہو سکتا ہے اور مبتداے محذوف کی خبر بھی۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

"...دونوں ہی صورتوں میں مفہوم میں کوئی خاص فرق پیدا نہیں ہو گا، اِس لیے کہ اِس قسم کے حذف سے اصل مقصود مخاطب کی پوری توجہ کو مذکور پر مرتکز کرنا ہوتا ہے اور یہ چیز دونوں ہی صورتوں میں یہاں حاصل ہے۔" (تدبر قرآن ۵/ ۴۲۵)

۹۴۔ یعنی ایمان و ہدایت اور اطاعت و فرماں برداری کی ذمہ داری جس کا مطالبہ یہاں کیا جا رہا ہے۔

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴿۵۴﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي
الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ

اور رسول پر تو صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔۵۳-۵۴

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیے ہیں، اُن سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کو وہ اِس سر زمین میں [۹۵] ضرور اُسی طرح اقتدار عطا فرمائے گا، جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو اُس نے عطا فرمایا تھا[۹۶] اور اُن کے لیے اُن کے دین کو پوری طرح قائم کر دے گا جسے اُس نے اُن کے لیے پسند فرمایا ہے اور اُن کے اِس خوف کی حالت کے بعد اِسے ضرور امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھیرائیں گے۔ اور جو اِس

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۵۔ یعنی سر زمین عرب میں۔

۹۶۔ یہ اُن لوگوں کی طرف اشارہ ہے جنھوں نے رسولوں کی بعثت کے بعد اُن کی دعوت قبول کی اور سنت الٰہی کے مطابق اُن کے منکرین پر اللہ تعالیٰ نے اُنھیں غلبہ عطا فرمایا۔ روے سخن، اگر غور کیجیے تو منافقین کی طرف ہے جن کے بارے میں اوپر ذکر ہوا ہے کہ اسلام کے مستقبل سے متعلق شکوک میں مبتلا تھے۔ فرمایا کہ خدا کی جو سنت رسولوں کے باب میں ہمیشہ رہی ہے، اُسی کے مطابق اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اُنھیں سر زمین عرب کا اقتدار عطا فرمائے گا۔ آگے تفصیل فرمائی ہے کہ اِس کے نتیجے میں یہاں دین حق کی حکومت قائم ہو گی، اہل ایمان کے لیے کوئی خطرہ باقی نہ رہے گا اور عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہو جائے گی۔ تاریخ گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اِس شان کے ساتھ پورا ہوا کہ اِسے اب کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا۔

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۵۵﴾
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴿۵۶﴾ لَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴿۵۷﴾

کے بعد بھی منکر ہوں تو وہی نافرمان ہیں[۹۷]۔ ۵۵

(تم اپنے شبہات سے نجات چاہتے ہو تو) نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کے فرماں بردار بن کر رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اِن منکروں کے بارے میں ہر گز یہ خیال نہ کرو کہ اِس سرزمین میں یہ خدا کو عاجز کر دیں گے۔ (ہر گز نہیں، یہ خود عاجز ہوں گے) اور اِن کا ٹھکانا (آگے بھی) دوزخ ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے۔ ۵۶-۵۷

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۷۔ اِس سے مقصود اِس کا لازم ہے، یعنی نافرمان ہیں تو بہت جلد اپنا انجام بھی دیکھ لیں گے۔

[باقی]